Registard

L. No. 89

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۴) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے۔ ۲۳ اگست ۱۹۰۷ء جلد (۳۵)

گذشتۂ اخبار

اخبار ہندوستان کے اڈیٹر کا اپیل چیف کورٹ میں دائر ہے تاریخ سماعت ۷ ستمبر ہے۔ **بیگم** صاحبہ بھوپال نے زنانہ کی تعلیمی کتابیں تصنیف کرنے والے کے لئے پانچ ہزار روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا ہے۔ **کلکتہ** میں ایک بڑا بھاری زنانہ مدرسہ کھلنے والا ہے جس میں کالج کے درجہ تک کی تعلیم ہوگی **لودیانہ** میں اس مہینے کے اندر شروع سے ابتک خوب بارشیں ہوئیں ۱۱ تاریخ کی پہر رات رہنے سے دس بجے دن تک خوب بارش ہوئی۔ بارش کی مقدار سات انچ ہے شہر میں بکثرت مکانات منہدم ہوگئے مگر شکر ہے کہ کسی جان کا نقصان نہیں ہوا۔ **لکھنؤ** کے ازبلا تھوبرن کالج سے امسال مڈل کے امتحان میں پانچ لڑکیاں کامیاب ہوئیں۔ ایک لڑکی پہلے ڈویژن میں اور باقی چار دوسرے ڈویژن میں۔ امسال جوبلی ہائی سکول لکھنؤ کے امتحان انٹرنس کا نتیجہ بہت اچھا رہا۔ **انگلستان** میں دیسی عیسائیوں سے دوسرے درجہ پر بھو عورتیں تعلیم میں کامیاب ہو رہی ہیں۔ امسال کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان میں چودہ برہمو لڑکیاں پاس ہوئیں۔ دو بی اے میں ایک ایف اے میں اور گیارہ انٹرنس میں۔ **گذشتہ** بغاوت اور اس کے سرکاری انتظام کا اثر آریا سماج پر مطابق بیان جیون تت لاہور وہ ہوا جو ذیل کے الفاظ میں درج ہے "کیونکہ سچ یہہ ہے کہ بقول آریہ صاحبان کثرت سے آریہ سماجی اس وقت بھی آریہ سماج کی ممبری سے استیعفے دے رہے ہیں"۔ **جب بغاوت** کا شور شر ہوا اور سرکار کی طرف سے خفیف سی تحقیقاتیں شروع ہوئی ہیں یہاں بھی دانشگو کی بازاری منادی کے وقت آریہ سماجیوں کا وجود عنقا ہوگیا ہے اور انہیں سے کبھی کسی نے اگر نہ کوئی سوال کیا اور نہ کوئی اعتراض۔ ورنہ قبل ازیں خوب جنگ ہوتی تھی۔ شاید سرکار کی خفیف سی ناراضگی سے وہ متزلزل ہوگئے۔ کہاں ہیں وہ مسیحی جو رومی سلطنت میں مسیح کے نام پر جان دیگئے اور انہوں نے ذرہ اُف نہ کی۔ اگر سماجیوں پر یہہ حال وارد ہو تو شاید سماج گدھے کے سینگوں کی طرح عنقا ہو جاوے (اخشن) **شراب** اور مسکرات کے ٹھیکوں سے ہندوستان میں سرکار کو ایک کروڑ ۲۵ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوتی ہے **شہر** گلاسگو میں ایک آدمی ۳۰ برس کی عمر کا موجود ہے جس کا قد صرف ۲۲ انچ لمبا ہے اُسکا بوجھ اسقدر ہلکا ہے کہ ایک شخص بآسانی اپنی ہتھیلی پر اٹھا سکتا ہے (رشن گزٹ دہلی) **ہز میجسٹی** امیر صاحب کی تاجپوشی کی سالگرہ بمبئی میں کرنل غلام رسول خاں صاحب ایجنٹ کابل کے مکان پر بڑی دھوم دھام سے منائی گئی۔ **بمبئی** کی ٹکسال میں ۹۰ ہزار روپے کے آنے والے سکہ مسکوک ہوئے تھے۔ ۴۰ ہزار روپے کے کلکتہ اور بنگال کو ۵ ہزار کے رنگون کو ۱۵ ہزار کے صوبجات متحدہ کو ۱/۲ ۲ ہزار کے لاہور کو اور تین تین ہزار کے مدراس و کراچی کو اور ہزار ہزار کے سورت و کراچی اور احمد آباد کو بھیجے گئے ٭ **گورنمنٹ** نے ممانعت کر دی ہے کہ سوائے مستثنائے گورکھپور بنارس۔ فیض آباد اور الہ آباد کے صوبجات متحدہ کے کسی ضلع سے دوسرے مقام کے لئے مزدور بھرتی نہ کئے جائیں ٭ **برطانیہ** کی ممالک غیر کے ساتھ تجارت درآمد میں ۱۵ جولائی کے اندر ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ کی بیشی ہوئی اور تجارت برآمد میں خصوصاً لوہے، پیتل اور کلوں میں ۷ کروڑ پونڈ کی ٭ **روس** نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۹۰۸ء کے اندر وزارت بحری کی تجویز کے مطابق نئے نمونہ کے دو جنگی جہاز تعمیر کرے جس پر بارہ بارہ انچ کی دس دس توپیں چڑھی ہوں اور جس کا وزن ۱۹۹۷۰ ٹن اور رفتار ۲۱ ناٹ ہو ٭ **نواب صاحب** ٹونک نے اپنا کل علاقہ کورٹ آف وارڈس کے انتظام میں کر دیا ٭

ایڈیٹوریل نوٹس

۱۹ تاریخ جولائی کے پرچہ نور افشان میں جو ایک مضمون مکتی فوج کے بارہ میں مراسلات کے صیغہ میں از طرف لارنس شائع ہوا تھا اُسپر مکتی فوج کے لفٹنٹ کرنل تیج سنگھ صاحب مقیم امرتسر خفگی کا اظہار کرتے ہیں۔ صاحب موصوف پر واضح ہو کہ ہم نامہ نگاران کی ذاتی رایوں کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ ہمکو معلوم تھا کہ مسٹر لارنس کی رائے مکتی فوج کے بارے میں اچھی نہیں ہے لیکن تاہم ہمنے مناسب سمجھا کہ نامہ نگار مذکور کو اپنی رائے کے اظہار کا موقعہ دیں تاکہ مکتی فوج والوں کو یہہ خبر ہو جائے کہ اُنکی رائے کیا ہے اور ہم برابر منتظر بھی رہے کہ کوئی جواب مکتی فوج کے افسروں کی طرف سے آوے۔ چنانچہ اب انکی طرف سے جواب آیا ہے جسکو ہم بخوشی تمام درج اخبار کرتے ہیں جو آیندہ ہفتہ کے پرچہ میں صیغۂ مراسلات میں درج ہو گا۔

ہماری اپنی رائے مکتی فوج کے بارہ میں ہمیشہ سے اچھی رہی ہے۔ ہم اُنکی خدمات کے تہ دل سے شکر گذار ہیں۔ اگر انمیں کمزوریاں ہیں تو کمزوریاں کس فرقہ میں نہیں ہیں۔ اُن کی ایثار روالی طبیعت واقعی قابل تقلید ہے۔ ہم جنرل بوتھ صاحب اور مکتی صاحب کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ہم کو یہہ بھی معلوم ہے کہ مہذب دنیا کس نگاہ سے اُنکو دیکھ رہی ہے۔

جب جنرل بوتھ صاحب حال ہی جاپان میں وارد ہوئے تو ٹوکیو میں انکی خیر مقدم ملک کی طرف سے یونیفارم میں ہوئی۔ سب اعلےٰ افسران مختلف محکموں کے ان کے استقبال کو نکلے۔ جب ایک شہر نامی سندائی میں پہنچے تو اُس شہر کا میئر اُن کے استقبال کو سٹیشن پر آئے اور وہ جگہ پہلے ہی سے اُن کے لئے سجائی گئی تھی۔ میئر کے ساتھ لفٹنٹ جنرل تشا شیما اور انکا کل فوجی سٹاف بھی حاضر ہوا۔ انبوہ کثیر تھا پبلک سکولوں کے لڑکے بھی قطار باندھے کھڑے تھے اور انہوں نے اس موقعہ پر ایک خیر مقدم کا گیت جو اُس خاص موقع کے لئے تیار کیا گیا تھا گایا۔ جس گیت کا مضمون یہہ تھا کہ مکتی فوج خدا کے عطا کئے ہوئے ہتھیار کے ساتھ لڑتی ہے۔ اسکی تلوار روح کی تلوار ہے اور اسکی ڈھال ایمان ہے وہ خدا کے کلام کی تشریح کرتے ہیں اور کوئی ایسا دشمن نہیں ہے جو انکا مقابلہ کر سکے یا ان کے ترقی کے راستہ کو بند کر سکے۔ مکتی فوج آگے بڑھتی جاویگی اور مسیح کی صلیب اور جھنڈا دکھاتی جاویگی۔ آج کل جاپان میں پھولوں کی بہار ہے۔ ہوا بھی راحت بخش ہے اور آسمان کا نظارہ بھی خوشنما ہے اسی طرح ہمارے دلوں میں بھی شکر گذاری کا جذبہ اٹھا ہے شاباش جنرل بوتھ تمام جاپان تیری مدد کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔ (انتخاب)

اہل حدیث کا وہ مضمون کا پرچہ جو زیر بحث ہے اس ہفتہ ہمارے پاس موجود نہ ہونیکی وجہ سے ہم اُس کا مزید جواب نہ دینگے۔ امید واثق ہے کہ آیندہ ہفتہ اُس کے موصول ہونے پر جواب لکھا جاویگا۔

ڈاکٹر جے۔ سی بوس سی آئی۔ ای مشہور سائنٹسٹ آج کل جرمنی تشریف لے جانیوالے ہیں۔ وہاں سے انگلستان کو جاوینگے اور اپنا مطالعہ جاری رکھینگے۔ آپ کو دو برس کی رخصت عطا ہوئی ہے۔

رپورٹ۔ پادری بوٹا مل صاحب مانانوالہ سے یو پی مشن خانگاہ ڈوگران کے مشنری کام کی حسب ذیل رپورٹ دیتے ہیں۔ یو پی مشن خانقاہ ڈوگران واقعہ ضلع گوجرانوالہ دوآبہ رچنا کے بنجر قدیم علاقہ جات کا شرقی حصہ ہے۔ اس تحصیل کا عنقریب تمام علاقہ نہر چناب سے سیراب ہوتا ہے۔ یہاں صرف یو۔ پی مشن ہی کام کرتی ہے۔ یہاں کے مشنری پادری ایچ سی ہمبرس صاحب ہیں۔ اور اُن کے اسسٹنٹ مشنری پادری فضل الدین صاحب ہیں پادری بوٹا مل مانانوالہ میں پاسبان کا کام کرتے ہیں۔ سال ۱۹۰۷ء کی یہہ حالت ہے کہ سیلف سپورٹ کا کام ترقی پر ہے تمام مناد ونکی تنخواہ کا کچھ نہ کچھ حصہ کلیسیائیں ادا کرتی ہیں کہیں نصف اور کہیں تہائی چوتھائی مانانوالہ علاقہ کے علاوہ امسال ۱۲۷ روپے چندہ ہوا ہے۔ مانانوالہ اور شہبال چک میں باقاعدہ کلیسیا ہیں۔ مارٹن پور جو پادری مارٹن صاحب کے نام پر آباد شدہ ہے اس تحصیل میں واقعہ ہے۔ سینڈل پنجاب کی سب پریسبٹیریوں کے علاقوں کے لوگ یہاں لاکر مشن نے آباد کئے جب سے پادری کنھوّل صاحب کلیسیا سے چلے گئے ہیں اب تک کوئی پاسٹر نہیں آیا ناظرین دعا کریں کہ اتنی بڑی جماعت کو خدا جلدی ہی پاسبان عطا فرما دے۔ ہوم مشن کے کارندے معہ پادریوں اور منادوں کے اس علاقہ میں کام کرتے ہیں۔ تمام کارندوں کی ایک ہوم مشن ہے جس کا کام ایک علیحدہ علاقہ میں ہو رہا ہے۔ ایک مناد فی الحال مشاہرار تنخواہ پر ہوم مشن کے انڈر میں قریباً یکصد روپیہ خزانچی کے پاس جمع ہے جب زیادہ روپیہ جمع ہو جائیگا تو دوسرا مناد معقول تنخواہ پر رکھا جاویگا فی الحال ابتدائی حالت ہے موضع ینگسن آباد سکاچ مشن کا مشہور گاؤں اسی تحصیل میں واقعہ ہے وہاں کے پاسٹر پادری ایس ایس مارک صاحب ہیں۔ تحصیل کے مغربی حصے میں یو پی مشن کا ایک علاقہ ہے جسمیں بہت سا حصہ ضلع لائیل پور کا شامل ہے اور مشن سٹیشن سانگلہ ہل ہے۔ جسکا پورا احوال پھر کبھی ہدیہ ناظرین ہو گا۔

مراسلات

سیالکوٹ کنونشن

۳۰ تا ۲ ستمبر ۱۹۰۶ء

وقت پر قطرہ بہت ہے ابر خوش ہنگام کا
جل گیا جب کھیت مینہ برسا تو پھر کس کام کا

اے مسیحی برادران - تیار ہو جاؤ - کمریں باندھو - دولہا کی آمد ہے - چلو جلال کے بادشاہ کا دیدار کریں لیکن کون اُس کا دیدار حاصل کریگا -

بے قبائے خودی میسر نیست دیدار یسوع
بے دو شد خویش را اول خریدار یسوع

خداوند نے بھی یہی فرمایا ہے کہ جو اپنی خودی سے انکار نہ کرے - وہ میرا شاگرد ہو نہیں سکتا - اے وہ سب جو المسیح کی شاگردی کا دم بھرتے ہیں - اور سیالکوٹ میں آنے کا ارادہ رکھتے ہیں - اپنی خودی کو مار کر آویں - ورنہ دیدار یسوع کی امید نہ رکھیں وہ جو اپنی راستبازی - دینداری - قومیت علمیت اور عزت کا فخر رکھتے ہیں وہ وصال یسوع سے محروم ہیں - شخصوں کی اکڑ - اور عہدوں کا گھمنڈ - یسوع کی حضوری میں خاک سے بھی کمتر درجہ رکھتے ہیں خودی سے خالی ہو - اور خدا کو پالے - خداوند دروازہ پر کھڑا ہے - وہ کھٹکھٹاتا ہے - عشق کے جھاڑو سے اپنے دل کے حجرے کو صاف کرتا کہ جلال کا بادشاہ داخل ہو - اے مسیحی بھائی میں تجھے یقین دلاتا ہوں کہ اگر اسطرح خالی ہو کر دل کی صفائی سے سیالکوٹ کنونشن میں حاضر ہوئے تو ہرگز دیدار محبوب سے محروم نہ رہیگا - خاکساری ہی محبوب کا دروازہ ہے - کیا تجھے معلوم نہیں کہ

ہے بُرا - اچھا جو سمجھے آپ کو
اور بالا سب سے کھینچے آپ کو

مردم دیدہ سے اے ادا سیکھ
سب کو دیکھے اور نہ دیکھے آپ کو

عاشقان اللہ کیا فرماتے ہیں - گوش ہوش سے سُن -

مسیح کے نام پہ قربان کردے جان و بدن
یقین جان تو اے حافظ ہے راہ عشق کٹھن
گدائے کوئے مسیحا ست بہ ز شاہ زمن
ز نقش چہرۂ حافظ ہمی توان دیدن
کہ ساکنان در دوست خاکساران اند

مہربانی سے للہ اپنے سب فخر چھوڑ دیں - ایک صاحب نے مجھے فرمایا کہ سیالکوٹ کنونشن میں صرف زبور گائے جاتے ہیں - ہماری کلیسیا کے گیت نہیں گائے جاتے - میں نے عرض کی کہ اس کا سبب یہ ہے - کہ زبور ہی صرف خدا کی حمد اور المسیح کی مدح کے واسطے روح کی تصنیف ہیں اس سے بہتر دنیا میں کوئی محامد نہیں - روح سے گاؤ تو زبوروں کی شیرینی معلوم ہو -

ایک اور صاحب فرماتے ہیں کہ اب کے ہم بھی سیالکوٹ کنونشن پر چلینگے - اور آپ لوگوں کا تماشا دیکھینگے صاحب من آئے ضرور تشریف لائے - ہمارا ناچ اور تماشا دیکھئے - ہم اپنے محبوب المسیح کے حضور ناچینگے اور لوگوں کی نظر میں حقیر ہونگے - تاکہ جلال کے بادشاہ کو جلال ملے - لیکن میرے بزرگ ذرا خیال رکھنا - ہم تو سردار منشی حضرت داؤد عاشق المسیح کے ساتھ ملکر ناچینگے - کہیں آپ میکل کی طرح روحانی بچے جننے سے محروم نہ رہ جاویں ؛

اٹھو میرے بھائیو - اب وقت ہے - خداوند آتا ہے چلو چلو جام محبت پیو - صلیب کے عشق کا مزا چکھو -

مسجد میں بیٹھے کیا ہو چلو میکدہ میں ذوق
اٹھو کہیں وظیفہ بہت پڑھ چکے

آپ کیا دیکھا چاہتے ہیں - آپ خداوند کا امتحان کیا چاہتے ہیں - جنہوں نے ایسا کیا - وہ سانپوں سے ہلاک ہوئے - پھر آپ کیا چاہتے ہیں - میرے بھائی سُن لے -

؎ دل مکن از فکر باطل ہا سیاہ
از مسیح غیر از مسیح چیزے مخواہ

آپ آویں اور ضرور آویں لو صرف ایکہی خواہش لیکر آویں کہ میں یسوع کو دیکھنا چاہتا ہوں - جواب ملیگا آ اور دیکھو آپ ہرگز محروم نہ ہونگے - یہ روح کی باتیں روح سے پوچھی جاتی ہیں - اور ایماندار کے واسطے سب کچھ ہو سکتا ہے کیا عجب ہے کہ برادر وارث الدین کی طرح خاص دیدار آپ کو حاصل ہو - کہ دنیا و مافیہا سے آپ بے پرواہ ہو جاویں آپ کے نہیں - کہ ایمانداروں نے کنونشن سے کیا کیا برکات حاصل کیں آپ تیار ہو جاویں - کیونکہ یہ وقت پھر ہاتھ نہیں آئیگا - اسمیں کچھ شک نہیں - کہ آپ کو سفر کی تکلیف ہوگی - مرضی اور طبیعت کے موافق کھانا بھی نہ ملیگا - لیکن غیر مذاہب کو آپ دیکھیں - کہ تیرتھ جاترا اور حج کے واسطے کس قدر زر کثیر خرچ کرتے اور مصائب اٹھاتے ہیں - پھر مایوس پھرتے ہیں - آپ یقیناً خداوند کے دروازے سے محروم نہ پھرینگے - وہاں آپ ایسے ایسے اللہ والوں کا دیدار حاصل کرینگے جنہیں یسوع لبھاتا ہے - اُن کی صحبت آپ کو یسوع کے دیدار کا لطف دیگی ؛

اب میں اس امید اور یقین پر اس تحریر کو ختم کرتا ہوں کہ میرے مسیحی ناظرین اس موقعہ کو ہاتھ سے گنوائینگے - ضرور کنونشن میں حاضر ہوکر کوئی نہ کوئی برکت حاصل کرینگے

واعظ کمال ترک سے ملتی ہے یاں نجات
؎ دنیا جو چھوڑ دی ہے تو عقبیٰ بھی چھوڑ دے

راقم خاکسار واعظ

سیالکوٹ کنونشن

جو بمقام سیالکوٹ بروز پنجشنبہ مورخہ ۳۰ ستمبر سے ہوگا خدا کا شکر ہے کہ پنجاب میں لوگ سیالکوٹ کنونشن کو بڑی قدر کی نظر سے دیکھتے ہیں ؛

جو چندہ تنبو کے واسطے لوگون نے دیا ہے وہ اب تک ۱۲۱ روپیہ ۱۲ آنہ تک پہنچ گیا ہے۔

اس میں سے صرف سات روپیہ انگریز صاحبان نے دیئے ہیں۔ باقی سب ہندوستانیون نے دیا ہے۔

ایک اور خوشی کی خبر یہہ ہے کہ مسلمان۔ ہندو اور سکھ صاحبان نے مسیحیون کے علاوہ چندہ دیا ہے چنانچہ غیر مسیحیون کی طرف سے ابتک روپے وصول ہوچکے ہیں۔

میرا ایمان ہے کہ ابھی اور لوگ خداوند کے کام کے واسطے چندہ دینگے۔ بہت لوگ یہان سے جلسہ میں جانیکو تیار ہیں ابتک ۶۰ نام درج ہوچکے ہیں۔

میرا ایمان ہے کہ اب کے سال خدا بڑی کثرت سے سنح کی بارش بھیجیگا بشرطیکہ ہم اُسے قبول کرنے کو تیار ہون مسیحی بھائیو بڑا موقعہ ہے خدا سے برکت حاصل کرنیکا۔

چلو خداوند کے حضور اور عاجزی سے درخواست پر درخواست کرو۔ خالی ہاتھ جاوٴ۔ اور بھرے ہوئے آوٴ دنیا کے کام جب تک کہ زندگی ہے کرنے ہیں چھوڑ انکو اور پھر واپس آکے کرلینا۔

خرچ کا خیال کیا کرتے ہو۔ آپ کے پاس ساری زندگی ہیں سینکڑون۔ اور ہزارون روپے آکے اور چلے اب سیالکوٹ نہ جانے سے جو ۲۔۴ روپے بچاوٴگے وہ کون سے آپ کے رہ جاوینگے۔

اگر خداوند کے ساتھ سیدھے ہو کے گئے اور روح القدس کا انعام پایا تو وہ کروڑون اشرفیون سے بہتر ہے۔

اس مضمون کو پڑھتے ہی خدا سے دعا کرو۔ کہ وہ آپ کی سب مشکلات اور رکاوٹون کو دور کرے۔

خدا سے مدد مانگ کے فوراً تیار ہو جاوٴ۔

اگر چارپائی چاہتے ہو تو پادری شہباز صاحب کو سیالکوٹ میں لکھو اگر آپ پچاس میل سے زیادہ ریل کا سفر کرکے جاوینگے اور رعایتی کرایہ کا ٹکٹ چاہتے ہو تو بیک لیثی صاحب جنرل سیکرٹری وائی۔ ایم۔ سی۔ لاہور یا پادری گارڈن صاحب گورداسپور کو لکھو۔

اگر تنبو کے واسطے تھوڑا بہت چندہ روانہ کرنا ہے تو پادری گارڈن صاحب کے پاس بمقام گورداسپور روانہ کرو۔

راقم ــــــــــــ

آپکی روحون کا خیرخواہ۔ وارث الدین۔ گوجرہ۔

غزل از طرف خاکسار جیکب بھجن طالب پٹیالوی

پیارے یسوع کا عشق بے حد دل وجان کو ستارہا ہے
اک شوق دیدار ابن مریم جو دل کو میرے ستا رہا ہے

ہر برگ وگل میں ہے تیرا جلوہ ہر جا پہ ہے تو ہی حاضر
چمن میں تیرا ہی پیارا جلوہ چٹک کے غنچہ بتا رہا ہے

سبھی اہل چمن تو اسدم چمن میں خوشیان منا رہے ہیں
گلون کی مہک سے سارا گلشن عجیب جوبن دکھا رہا ہے

مدت سے ہون جستجو میں تیری مگر نہ تیرا جمال دیکھا
کہ شوق دیدار روئے جیسلے میرے دل کو ستا رہا ہے

تلاش تیری میں جنگلون میں پڑا ہون پھرتا میں مارا مارا
نہان ہے نظرون سے میری ہر دم پر دلیں میرے سما رہا ہے

خدا کی قدرت عجب ہے افشان نہیں ہے کوئی بھی اسکا واقف
دکھاکے جلوہ ہنسا دیا تھا چھپا کے رخ کو رلا رہا ہے

ہوا ہون کمزور نحیف ولاغر فراق تیرے میں میرے منجی
کہ میری حالت کو دیکھ کرکے ہر ایک آنسو بہا رہا ہے

میں ہون خشنان تیرا دل سے جنکا نہ در سے تو اپنے مجھ کو
تو اپنے طالب کو در سے ہی کیوں لن ترانی سنا رہا ہے

راقم خاکسار جیکب بھجن طالب پٹیالوی
پسرور

جناب من یہہ چند سطریں جو کہ آپ کی خدمت میں بھیجی گئی ہیں ضرور توجہ فرماکر اخبار نورافشان میں درج کرینگے تو بندہ آپکا نہایت احسان مند ہوگا۔

مضمون

ہمارے پادری ڈاکٹر ہیکامن صاحب و نیز انکی میم صاحب ایم۔ ڈی۔ دونون صاحبان حد درجہ کی کوشش و شفقت اپنے خدا کے کام کے واسطے اس بھیل دیس جنگل میں کر رہے ہیں کہ انکی محنت سے لڑکے اور لڑکیون کا ایک مدرسہ بھی کھلا ہوا ہے جس میں ہندی و دینی تعلیم بخوبی ہو رہی ہے یہہ جگہ ایک سنٹرل انڈیا کا تنہا گوشہ ہے جسکی چارون طرف جنگل ہی جنگل نظر آتا ہے اور ایک دور دراز تک چلا گیا ہے کہ جسمیں اکثر صاحب لوگ اور دیگر اشخاص شکار کھیلنے کو آتے ہیں۔ شیر۔ چیتا۔ سور۔ اور ریچھ وغیرہ کثرت سے پایا جاتا ہے اور بڑی خوف ناک جگہ ہے۔

لیکن شکر و سپاس اُس خداوند مسیح کا یہان پر اس جنگل میں اس کا کام بخوبی ہو رہا ہے کہ ایک کچی گروہ عیسائی لوگون کی بن گئی ہے اور ہر ایک ہفتہ میں بپتسمہ پاتے جاتے ہیں اور خداوند مسیح کو پہچانتے جاتے ہیں اور کام خوب ہو رہا ہے پس ہمکو چاہیے کہ پادری جے۔ یو کامن صاحب اور انکی میم صاحبہ کے واسطے دعا مانگیں کہ وہ انکو اور بھی زیادہ دلیری و دلاوری بخشے کہ یہہ چھوٹا سا حصہ اس سنٹرل انڈیا کا پاک ہو جاوے کہ جسکی درمیان چھوٹے چھوٹے مہاراجہ و راجہ رہتے ہیں کے جے جے کرکے اُسکا نام پکارا جاوے فقط

راقم۔ پولی۔ مقام بھابر ای۔ پی مشن

یاران بے طریقت

گذشتہ نومبر میں ہمارے پنجاب کے اُسقف صاحب نے ایک عالمانہ مضمون موجودہ ایجی ٹیشن پر پڑھا اور پھر شائع کیا گیا۔ وہ مضمون واقعی ایک قابل مصنف اور



منصف مزاج عالم کی شہادت ہے۔ انگریزون کی تحریرین ہندوستانیون کے نقص سب الگ الگ کرکے دکھادے گویا دودھ پانی الگ الگ کر دکھایا ہے۔ اُسمین دیسی مسیحیون کی طرف بھی اشارہ کرکے ہمارے واجب التعظیم محترم اُسقف صاحب افسوس سے فرماتے ہیں۔ کہ بعض مسیحی بھی اِس اجی ٹیشن مین شامل ہیں۔ مین نے یہہ سمجھکر کہ اسقف صاحب کو اِسمین کسی قدر مغالطہ لگا ہی پنجابی مسیحیون کا اِسمین کسی قسم کا واسطہ نہیں۔ مین نے پرائیوٹ خط مین صاحب ممدوح کو لکھا کہ پنجابی مسیحی اِس شرارت اور خرابی مین کسی قسم کا واسطہ نہیں رکھتے۔ یہہ مین نے اِس لئے لکھا۔ کہ مجھے کامل یقین تھا کہ تمام پنجابی مسیحی گورنمنٹ کے خیرخواہ اور دعاگو ہیں۔ لیکن چند ہفتہ ہوئے۔ کہ اخبار پنجابی مین لاجپت رائے کے حامیون کی فہرست مین تین دیسی عیسائیون کا نام دیکھکر مجھے بڑی شرم آئی۔ جی مین سوچا کہ بشپ صاحب موصوف میری نسبت کیا خیال کرتے ہونگے۔ کم سے کم اتنا تو ضرور خیال کرتے ہونگے۔ کہ واعظ نے ہمکو مغالطہ دیا ہے۔ واقعی مجھے لاہور کے بعض مسیحیون کی نسبت بالکل معلوم نہ تھا۔ کہ وہ باغیان گورنمنٹ سے کسی قدر اندرونی ساتھ باز رکھتے ہیں اگرچہ یہہ دو تین مسیحی پنجابی مسیحیون کی تعداد کے مقابل کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ مگر ایک ہی مچھلی سارا جل گندہ کرتی ہے اور بقول بلبل شیراز ؎

چو از قومے یکے بیدانشی کرد ٭
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را ٭
نمی بینی کہ گاوے در علف زار
بیالاید ہمہ گاوان دہ را ٭

اگر بہت نہیں تو کم سے کم اتنا تو خیال گورنمنٹ کو بھی گذرا ہوگا۔ کہ بغاوت کا مادہ کسی قدر نہ کسیقدر یہان موجود ہے۔ اسوقت تمام باغی اور اجی ٹیشن کے حامی آریہ پائے گئے ہیں۔ اب اگرچہ منشی رام صاحب اور دیگر غیر تذکرہ کوشش کر رہے ہیں کہ یہہ بات غلط ثابت ہو۔ مگر جلاہے کے تیر کی طرح ایک واقعی بات کیونکر غلط ثابت ہو۔ کہتے ہیں کہ کسی جلاہے کی آنکھ مین تیر لگ گیا۔ اُس کی جورو پاس بیٹھکر روتی تیر کھینچکر نکال رہی تھی۔ اور کہتی تھی کہ اللہ کرے یہ بات جھوٹ ہو۔

یونہی اب تو مین نہیں کہہ سکتا۔ کہ بعض مسیحیون کے دماغ مین خودسری اور بیجا آزادی کا غبار چکر نہیں مار رہا۔ اگرچہ یہہ بات جرأت سے کہہ سکتا ہون۔ کہ جن دو چار مسیحیون کے نام پنجابی نے شایع کئے ہیں۔ وہ کوئی مسیحی کمیوٹی کے لیڈر نہیں۔ اور نہ کوئی مانے ہوئے لکچرار یا قوم مین ہر دلعزیز ہیں۔ اِن حضرات نے یہہ جاکر کہ مسیحیون مین تو ہماری کوئی وقعت نہیں۔ کوئی شہرت نہیں۔ چلو آریون سے ہمدردی کرین۔ بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا ٭

اور نہیں شہید تو ہو جائینگے۔ اگر کچھ زیادہ پرسش ہوئی تو موٹر کارٹ کی سواری کرینگے۔ گورنمنٹ بہتا کچھ کریگی تو مانڈلے کا قصہ رہنے کو دیگی۔ ہم اِن حضرات کو کہے دیتے ہیں کہ یہہ بیہودہ خیال اپنے جی سے نکال دین یہہ خوش نصیبی ہر ایک کے نصیب نہیں۔ اب پورٹ بلیر کی امید رکھنی چاہئے۔ مین ان ایک اور ۲ تین مسیحی ہمدردان اجی ٹیشن سے پوچھتا ہون۔ کہ کیا آپ اِس لئے اِن کے ہمدرد ہیں کہ انہون نے اپنے پچھلے وار مین لدھیانہ ہی کے غریب مسیحیون کا گرجا پھونک دیا۔ اور لائبریری جلادی ایسے لوگون سے ہمدردی کرنے والون سے ہم کیا کہیں۔ آخر یہی ماننا پڑیگا کہ اندرونی طور پر وہ بھی اُن کے ساتھ شریک تھے ٭

مین یقینی طور پر کہہ سکتا ہون۔ کہ عموماً تمام پنجابی مسیحی گورنمنٹ کے دلسے خیرخواہ اور دعاگو ہیں۔ اور ہان پنجابی اخبار کسی گنتی اور شمار میں نہیں ٭

راقم — واعظ

زاہد سے جب سنو تو زبان پر ہے ذکر حور ٭
نیت ہوئی خراب تو ایمان کب رہا ٭

جب دیکھو۔ معترض اعتراض کا ڈنڈا ہاتھ مین لیکر نورافشان کے سر پر کھڑے ہیں۔ جب پوچھو کہ آپ اسقدر ناراض کیون ہیں۔ تو جواب دیتے ہیں کہ نورافشان میں اچھے مضمون نہیں ہوتے۔ اور جو پوچھو قصور کس کا جواب ملتا ہے کہ ایڈیٹر کا۔ واہ واہ ایک نورافشان ہی دنیا میں نرالا اخبار ہے۔ جسکا سب کچھ ایڈیٹر کو کرنا ہوتا ہے۔ بڑے سے بڑے عمدہ سے عمدہ اخبارات کو دیکھین کہ انکی شہرت اور خوبی نامہ نگارون کی خوبیون کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ نامہ نگار ایڈیٹر کے ہاتھ پاؤن ہوتے ہیں آپ ایسے لائق فائق تو قلمین توڑ کر بیٹھ رہے ہیں۔ کچھ کرتے دھرتے ہے نہیں۔ آپ چاہتے ہیں کہ دنیا کے مضامین نورافشان کا ایڈیٹر لکھ کر ہر ہفتہ حضور کی نذر کردیا کرے۔ نیت تو معترض کی بگڑی ہے۔ قصور ایڈیٹر کے ذمہ۔ خدا کے فضل سے لائق فائق مسیحی پنجاب اور ہندوستان مین موجود ہیں جنکا قلم جادو نگار ہے۔ وہ تو خاموش رہیں اور آپ اعتراض کیا کرین۔ چلو جی اخبار چل گیا۔ برادران ذرا ہمت کرو۔ اچھے مضمون لکھو۔ جھگڑے رگڑے کا زمانہ گذر گیا۔ اب نور کو پھیلانا ہے۔ آریون کو چھوڑو۔ محمدیت سے منہ موڑو۔ مرزائیت کی ٹانگ توڑو۔ نیچریت کی گردن مروڑو۔ مسیح کو پیش کرو۔ مسیحیت کی خوبیون کو ظاہر کرو۔ مسیحیت کی اشاعت کرو۔ موجودہ نامہ نگار بیچارے جو کچھ کرسکتے ہیں کرتے ہیں۔ آپ بھی تو کچھ کرین جو نہیں کرنا تو خاموش بیٹھے رہو۔ چلتی گاڑی میں روڑا کیون اٹکاتے ہو۔ آپ نے یہہ سمجھ چھوڑا ہے۔ کہ انجیل کی اشاعت تنخواہ دار منادون کا کام ہے۔ اور نورافشان بھی اُسی سلسلہ میں ہے۔ کیا دوسرے اخبارات کا بھی یہی حال ہے۔ شرم ہے واسطے۔ کہ ایسے بیہودہ خیال دماغ میں لئے بیٹھے ہیں۔ مسیحی بھائیو ہمت کرو۔ کیون سست بیٹھے ہو۔ نورافشان کو اپنی تحریرات سے زینت دیکر ایک بے نظیر اخبار بناؤ۔ خدا

آپ کی مدد کرے ؛

راقم ۔ آپیل مجھے مار

بخدمت جمیع علماء ملت محمدیہ وغیرہ طالبان خوق تسلمات

مخفی نماند کہ جملہ بنی آدم دریں دار فنا رمسافر چنانچہ پیشیان رفتند ما نیز خواہیم رفت وبعد ازان مہلت یا واپس آمدن برائے یکروز حاصل نخواہد شد بحضور خداوند خدا احکم الحاکمین دار العدالت روز جزا حاضر شدن فرض است وہر یک کہ دسہ از شرمشاری وسزا آن روز ترسان وخواہان نجات است من نیز از خوف آن روز بکمال کوشش وجستجو بمعاینہ پیشگوئیہا کتب عہد عتیق واتمام رسی از کتب عہد جدید وشاہدی قرآن بخوبی دریافتم کہ ذریعہ نجات جمیع اولاد آدم خداوند مسیح است وفرمانبرداری او صراط المستقیم کہ بغیر از وسیلہ اوہیچکس نجات نخواہد یافت وبمنزل مقصود نخواہد رسید لہذا ملتمس ام کہ اگر کسی برادر اندیشہ باب گفتن وشنیدن خواہد بسبب فاصلہ از آمدن بمشافہ متعذر باشد تا بذریعہ تحریر مطلع سازد ۔

واز بیانے مریدان وتعلیم یافتگان مرزا صاحب قادیانی شنیدن آمدہ کہ گاہی مرزا صاحب را نبی اخر الزمان وگاہی مہدی قایم مقام محمد صاحب وگاہی مسیح موعود وگاہی رام چند میگویند وبجائے صفات کا ملہ بثبوت دعوئے او الفاظ ناشایستہ وشکایت مسیح عیسیٰ بن مریم زبان زد خود میدارند از ظہور این معنے معلوم میشود کہ منحرفان کتب عہد عتیق وعہد جدید ومنکران قرآن میباشند پس بمقابل جوابدادن وفہمانیدن اناثرا باسنادات فکمات کتب عہد عتیق وعہد جدید وشاہدی قرآن مناسب ندانستہ اولاً سوال ذیل دریافتہ میشود بعد حصول جواب ان سوالیکہ ضرور است استفسار کردہ خواہد شد اولؔ اینکہ از مضمون متن قرآن ہویدا کہ شیطان ملعون با جمیع اولاد آدم در مال واولاد آدم در مال واولاد شریک است پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۷ وشارکہم فی الاموال والاولاد پس مرزا صاحب نیز مانند جمیع بنی اسرائیل خواہش جسمانی وشہوت نفسانی باجتماع والدین مخلوق ومولود ومحبت زن بچہ وملک واملاک دنیوی کہ اندران شراکت شیطان متصور است پابند یا از دائرہ شراکت شیطان بریت دارد دوئمؔ انکہ مرزا صاحب والد بزرگوار خود میگویند اگر یقیناً از نطفہ او مولود شدہ است تا سند این معنے بدہد سوئمؔ اگر منکر روز قیامت نیست تا در بارہ شفیع عاصیان درمیانے خدا وانسان دریافتن ضرورت ندارد فقط اینقدر بس است کہ خود بذاتہ اہل بہشت ونجات یافتہ از عذاب جہنم میباشد تا لبند بخستہ مطلع فرمایند ؛

راقم برخوردار خان از مشن ہسپتال کوئٹہ

تناسخ پر چند خیال

چوتھی دلیل ۔ بفرض محال اگر تناسخ ہو بھی تو وہ خیالی جتین جو اس کے ماننے سے درپیش آتی ہیں اُن کی تلافی کیونکر ہو؟ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ نسخ اگر ہو سکتا ہے تو انسان یا روح ناطق ہی کا ہو سکتا ہے اور ہم نے یہہ بھی دکھا دیا کہ یہہ روح ناطق وہی غیر مادی شے ہے جسے سایئم صاحب بہادر نے اپنی کتاب میں ذہن (mind) کہا ہے ۔ اب جائے غور ہے کہ وہ اشیاء جنھیں یہہ روح ناطق جو نامی زندگی ۔ تصورات ۔ حرکات وسکنات اور ہر علم وہنر کا مبدا ہے داخل ہوتی کیسی ہیں ؛

اشیاء فطرت کی حالت مجموعی کا معاینہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کل چیزیں تین قسموں پر شامل ہیں یعنی جمادات ۔ نباتات اور حیوانات ۔ انکو موالید ثلاثہ بھی کہتے ہیں ۔ اب فرض کرو کہ روح ناطق جماد میں سے نور افشان کے اس صفحہ میں ہے ۔ جیسا کہ آپ جانتے جماد کہتے ہیں بے جان اور بے حس شے کو کیونکہ جمادات جسم محض ہیں اور اس کے علاوہ کچھ نہیں ۔ مگر روح ناطق تمام زندگی کا منبع اور سرچشمہ ہے ۔ تو اب اس صفحہ پر جماد یعنی بے جان اور روح ناطق یعنی جاندار دونو صادق آئیں گے لیکن اس سے اجتماع نقیضین کا لازم آئیگا کیونکہ ایک چیز ایک ہی وقت اور حالت میں جاندار بھی ہوگی اور بے جان بھی ۔ اور یہہ محال ہے ۔ مثلاً کوئی کہے کہ زید روح ناطق وانسان ابھی ہے اور پتھر بھی ۔ اسوقت دن بھی ہے اور رات بھی جو صریح باطل ہے ۔

اب ذرا دیر اس امر پر غور کریں کہ آیا نباتات میں روح ناطق کے وجود کا پایا جانا قرین قیاس ہے کہ نہیں!

یہہ بھی نفس الامر میں ناممکن ہے ۔ نباتات کا جسم جسم مطلق نہیں بلکہ جسم نامی ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں ۔ مگر روح ناطق علم وعقل ۔ ارادہ اور خواہش ۔ ادراک الوطنی سے مستفیض ہے ۔ ہم نے کبھی کسی درخت کو نہ چلتے نہ سوچتے نہ خواہش کرتے اور نہ بولتے دیکھا ہے اگر انہیں روح ناطق ہے تو یہہ خواص بھی انہیں ہونے چاہئے ۔ مگر یہہ پائے نہیں جاتے ۔ پس روح ناطق انہیں نہیں ۔ قیاس کی شکل یہہ ہے ۔

تمام چیزیں جنھیں روح ناطق پائی جاتی (مثلاً انسان) چلتے پھرتے ۔ سوچتے اور بولتے ہیں ۔

نباتات چلتی ۔ پھرتی ۔ سوچتی اور بولتی نہیں ۔

پس نباتات میں روح ناطق نہیں ۔

باقی رہے حیوانات جو ایک بھاری جزو فطرت ہے کیا انہیں روح ناطق ہے یا نہیں ؟ قبل ازین کہ ہم اپنی دلیل کو شروع کریں ہم یہہ یاد دلانا چاہتے ہیں کہ حیوان کسے کہتے ہیں ؟ حیوان جیسا ہم اوپر بیان کر آئے جسم نامی متحرک بالارادہ اور حساس کو کہتے ہیں ۔ یاد رہے کہ انسان چونکہ حیوان ناطق ہے یہہ تینو خاصیتیں اسمیں بھی داخل ہیں ۔ لیکن وہ چیز جو انسان کو دیگر حیوانات سے جو خصوصیت

شادی کے معاملہ میں تو کسی غیر کو بہت دخل دینے کا مجاز ہی نہیں اس لئے کہ جب تم اور وہ دونو بالغ ہو تو تمہاری دونو کی رائے درست اور مرضی جایز سمجھنی چاہئے۔ البتہ اگر بچپن میں بیاہ عقد باندھا ہو تو والدین کی مرضی درست گنی جاتی ہے۔ ہان ہان دوستون پر اتنا فرض ہے کہ اگر انہیں کسی قسم کا شک اُس مرد یا عورت کی طرف سے ہو یعنے اُن کے چال چلن۔ گذارہ معاش۔ خاندان مذہب وغیرہ میں تو آگاہ کر دینا تمہاری ماں نے بھی جب میرے سے رائے پوچھی تھی تو مینے انہیں بھی یہی کہا تھا کہ میں میجر سٹیبن کو سوائے اختلاطی طور کے ملنے سے زیادہ اُن کے حال سے واقف نہیں ہون تاہم ایکبد بات بطور صلاح تمکو کہنا اپنا فرض سمجھتی ہون۔ وہ یہہ ہیں کہ بیاہ کا بندھن سخت ہے اس واسطے مناسب ہی کہ بہت سمجھ بوجھ کے باندھا جائے۔ مرد اور عورت کی زندگی میں دو باتین وزنی شمار ہوتی ہیں یعنے بیاہ اور مذہب۔ ایک سے دنیوی خوشی اور آرام حاصل ہوتا ہے اور دوسرے سے آئندہ کی بھلائی اور چین۔ بیاہ کا اصول پاک محبت ہونا چاہئے۔ محبت اپنے خالق سے اور محبت ایکدوسرے سے جبوقت مرد کسی لڑکی سے شادی کی درخواست کرے تو میرے نزدیک لڑکی اسکا منظور کرنا ان دو باتون پر منحصر رکھے ؛

۱- یہہ کہ آیا وہ شخص خدا کو پیار کرنے والا اور اس کے احکام پر عمل کرنے والا ہے یا نہیں ؛

۲- یہہ کہ آیا وہ مجھ سے اور میں اُس سے حقیقی محبت رکھتے ہیں یا نہیں۔ اور آیا وہ میرے اور میں اس کے قصورون اور نقصون کو حتی المقدور درگذر کرونگی

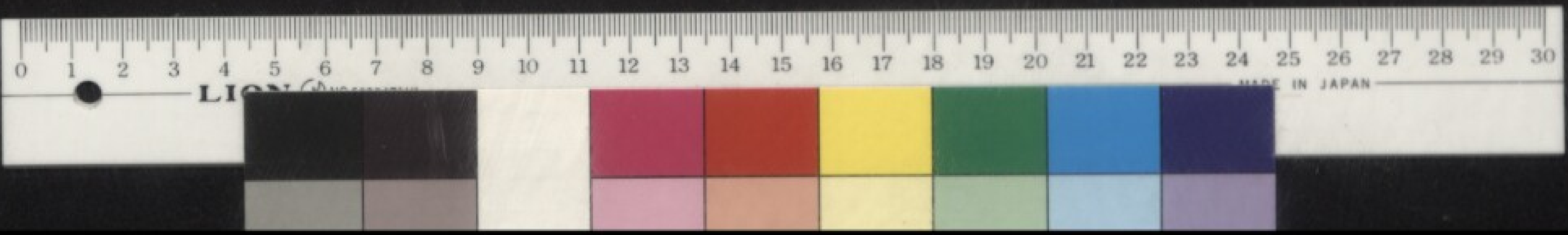
پھوپھیان مجھے سیر کرنے کے لئے گاڑی میں سوار کرکے باہر لیگئین۔ شہر بہت بڑا نہیں تھا اور نہ پرانا اس واسطے کوئی چیز قابل دید نہیں تھی تاہم جو کچھ تھا سب انہون نے ایکبد دن کے اندر مجھے دکھلا دیا اور وہان کے کئی لوگون سے ملاقات بھی ہوئی۔ اسی طرح چھ روز بڑی خوشی خوشی کے کٹ گئے اب ساتوان روز آیا جسمیں مجھے واپس جانا تھا۔ جسی اداس ہوگئی اور آتنا رونا شروع کیا کہ اسٹیشن پر بھی میرے ساتھ نہ آسکی۔ مینے اُس سے وعدہ کیا کہ اگر ہو سکا تو میں پھر جلد ملنے کو آؤنگی یا اُس کو اپنے پاس دو چار دن کے لئے بلا لون گی ؛

میرا دل بھی جسی اور اپنی پھوپھیون سے جدا ہونے سے رنجیدہ ہوا لیکن افسوس کیا کرتی بندگی بیچارگی ہے اور جبکہ خداوند کی مرضی ایسی ہی ہو تو سخت بندگی کو بھی اپنا فرض جانکر خوشی اور کوشش کے ساتھ انجام دینا مناسب ہے ایسا کچھ سوچتے سوچتے اور ایک کتاب پڑھتے پڑھتے منزل ختم ہوگئی۔ دروازہ سے سر باہر نکالا تو مجھے مسز جانسن کا کوچوان جو میرے لینے کیواسطے آیا تھا کھڑا دیکھ پڑا۔ پورٹر نے بکس اُتار کر گاڑی پر رکھدیا اور میں سوار ہو کر گھر پہنچگئی۔ مسٹر اور مسز جانسن معہ اپنی بیٹیون کے باغ میں ایک سایہ دار درخت کے تلے بیٹھے تھے سب مجھے دیکھ کے خوش ہوئے خاصکر جینا جسکو مجھے معلوم دیا کہ یہہ امید نہ تھی کہ میں سچ مچ ساتویں روز واپس آجاؤنگی ؛

دوسرے روز حاضری کے بعد مسز جانسن نے میرے سے کہا کہ مس ہیلی چلو ذرا باغ میں پھرین تم سے کچھ کہنا چاہتی ہون۔ مینے کہا بہت خوب چلئے۔ جب گھر کی ڈیوڑھی سے آگے بڑھ گئے تو انہون نے میرے سے کہا کہ میجر سٹیبن نے مس جانسن کے

ساتھ شادی کرنے کی درخواست اُس کے باپ کے پاس کی ہے اور کہ اگر ہم دونو کو یہہ بات منظور ہو تو انہیں اجازت دیجائے کہ مس جانسن سے بھی اِس بات کا ذکر کریں۔ پوچھا مینے کہ پھر آپ صاحبون کا کیا رائے ہے میجر صاحب آپکو پسند ہیں کہ نہیں؟ مسز جانسن بولیں کہ ہم دونو کو تو اُس کے ساتھ رشتہ بہت ہی پسند ہوگا وہ بڑے شریف خاندان کا لڑکا اور خود بہت شریف اور ہونہار ہے اِس سے زیادہ والدین کو اپنی لڑکی کے واسطے کیا چاہیئے پر اب مس بیکی تم بتلاؤ کہ تمہارے نزدیک میجر سٹین مس جانسن کے لائق ہے یا نہیں۔ مینے کہا جہان تک کہ میری نظر نے دیکھا وہان تک تو وہ بالکل ٹھیک معلوم دیتے ہیں پر یہہ رائے کس کام کی جبکہ میں انکو اِس بیٹھنے کے کمرہ سے باہر تو نہیں جانتی۔ انکا مجلسی طور وطریق تو جیسا لائق اور شریف لوگون کا ہونا چاہیئے ویسا ہی ہے مگر یہہ جاننا کہ اُن کے چال چلن خصلت مزاج کیسے ہیں میں کیا جانتی ہون۔ اِن سب باتون کی دریافت تو مسٹر جانسن نے کر لی ہوگی یا کرینگے۔ اِسپر مسز جانسن نے کچھ جواب نہیں دیا۔ پھر مینے پوچھا کہ اپنی بیٹی سے بھی اِس کی خبر کر دی ہے کہ نہیں۔ جواب دیا کہ ہان کل شام کو مین نے اسکو میجر سٹین کی چٹھی دکھلائی اور ساتھ ہی ساتھ یہہ بھی کہدیا کہ تیرے باپ اور مجھکو تو وہ شخص بہت پسند ہے لیکن ہم اُسکو کچھ جواب نہیں دیسکتے تاوقتیکہ ہمیں معلوم ہو وے کہ تجھے اِس بات میں کچھ عذر نہ ہو۔ اُس نے کیا جواب دیا۔ وہ یہہ سنکر اپنی شرمیلی عادت کے موافق بالکل خاموش رہی۔ پھر مینے کہا کہ آپ نے کیا طے کیا۔ جواب دیا چونکہ خاموشی نیم رضا سمجھی گئی ہے مین نے اُس کے والد سے کہدیا

تم میجر سٹین کو لکھ بھیجو کہ اگر مس جانسن تمہاری درخواست کو نامنظور نہ کرے تو ہم اِسپر غور کرینگے۔ چنانچہ وہ آج کسی وقت انکو جواب بھیجدینگے۔ مین نے کہا خدا کرے کہ جو کچھ اِس کے بارہ میں ہو اُس کی مرضی کے مطابق ہو کیونکہ ہمین یقین ہے کہ کوئی کام جو انسان کرنے کا ارادہ کرتا ہے انجام بخیر کو نہیں پہنچ سکتا جب تک اس کی برکت اُس کام پر نہ ہو۔ ایک انگریزی کہاوت اس کے بہت موزون ہے کہ "انسان ارادہ کرتا ہے خدا تصفیہ کرتا ہے"۔ پس مناسب ہے کہ ہم سب اِس خاص بات کے لیئے خداوند تعالے سے مدد چاہیں اور اُسکی مرضی کو ڈھونڈین۔ اِس گفتگو کے بعد دو تین دن تک تو مس جانسن بہت ہی چپ چاپ رہی اور زیادہ اپنے کمرہ میں بعد اُس کے ایکروز شام کیوقت میرے کمرہ میں آئین اور مسکراکر کہنے لگین کہ مس بیکی میری مان نے آپ کو کوئی خبر سنائی ہے یا نہیں ہمینے کہا کہ ہان انہون نے تو سنائی ہے مگر سنا تو تمہارے سے ہے۔ جواب دیا کہ کیا میں کہون مَیں خود بڑی مشکلات میں پھنس گئی ہون میرے والدین تو اُس شخص کو بہت ہی پسند کرتے ہیں اور مین بھی اُس کے تئیں برا نہیں سمجھتی بلکہ انکی سنگت مجھکو کیا مجھے معلوم ہے تمہیں بھی پسند آتی ہے لیکن اُن کے ساتھ بیاہ کا خیال تو اِس سے پیشتر دل میں کبھی نہیں گذرا تھا اِس واسطے اب بات اور ہی ہوگئی اِسی شش و پنج میں کئی راتین خراب گئی ہیں لیکن ابھی تک کسی طور پر فیصلہ نہیں کر سکی چنانچہ آج تمہارے پاس اے عزیز دوست میں صلاح کے لئے آئی ہون مہربانی کرکے اپنی رائے سے امداد کیجئے مس جانسن مین نے کہا سر و چشم سے میں تمہاری مدد کرنے کو طیار ہون لیکن بیاہ





میں اُس کے مشارک ہیں اخص اور منفصل کرتی ملک کیات دجزئیات ہونا اور نطق ہے۔ انسان یہی ہے۔ اب اگر حیوان میں روح ناطق کا جانا مانا جائے تو ضرور ہے کہ مدرک کلیات اور ناطق دونوں اُسمیں داخل ہوں کیونکہ آپ نیز انسان کا ماننے اور یہی انسان ہے یا دوسرے لفظوں میں روح ناطق جو فصل ہے انسان اور حیوان میں۔ اب تمام حیوانات میں حیوان بھی ہوگا اور انسان بھی کیونکہ روح ناطق جو فصل ہے انسان اور حیوان میں۔ اب تمام حیوانات میں حیوان بھی ہوگا اور انسان بھی کیونکہ روح ناطق بہ سبب تناسخ کل میں پرویش ہے۔ پس اُن پر حیوان اور انسان دونو صادق آئیں گے۔ جو افراد حیوان کے ہونگے وہی افراد انسان کے بھی ہونگے مثلاً حیوان ایک جنس ہے کہ افراد مختلف الحقیقت پر باشتراک ماہو کے یعنی کیا چیز کے جواب میں صادق آتی ہے مثلاً جو وقت پوچھا جائے کہ انسان اور بیل اور گھوڑے وغیرہ کیا چیز ہیں تو جواب میں حیوان کہا جائے گا۔ چنانچہ ذیل کے نقشہ سے حیوان کے افراد دکھائے جاتے ہیں ؛

حیوان

انسان — چوپائے — پرندے — مچھلیاں — کیڑے کوڑے — دیگر متنفس جاندار

اب یہی افراد انسان کے بھی ہونگے کیونکہ انسان اور حیوان میں بموجب عقیدہ تناسخ انفصال نہیں پایا جاتا چنانچہ ذیل کے نقشہ کا ملاحظہ فرمائیں ؛

انسان

انسان — چوپائے — پرندے — مچھلیاں — کیڑے کوڑے — دیگر متنفس جاندار

انسان اور حیوان میں انفصال کے نہ پائے جانے کی وجہ یہ ہے کہ روح ناطق جو فصل تھی انسان اور حیوان مطلق میں اب حیوانات میں بھی پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی اعتبار جس سے انسان اور حیوان میں امتیاز کیا جائے پایا نہیں جاتا۔ شاید ہمارا کوئی آریا بھائی کہے گا ہاں پایا کیوں نہیں جاتا۔ جسم کا اعتبار جو ہے۔ بے شک یہی ایک اعتبار باقی ہے جسے آپ اعتبار کہہ سکتے لیکن یہہ بلحاظ عرض ہے نہ کہ ماہیت پیارے! فصل ماہیت کو شارکات جنس سے ذاتی تمیز دیا کرتی ہے نہ عرضی۔ یعنی جنس اور نوع میں جو فصل ہوتی ہے وہ ماہیت کے اعتبار سے ہوتی ہے نہ عرض کے اور جسم عرض ہے۔ علاوہ ازیں اس سے انسان کی تعریف بھی نہیں کیجا سکتی کیونکہ جسم مطلق انسان کی جنس بعید او جسم نامی متحرک بالارادہ اور حساس زیادہ ہے کہ اسی کو حیوان بھی کہتے ہیں جو جنس قریب ہے انسان کی۔ اجنس قریب لیکن کیا آپ نہیں جانتے کہ تعریف تام نری جنس قریب یا بعید سے نہیں ہوتی کیونکہ حد تام جنس قریب اور فصل سے۔ حد ناقص جنس بعید اور فصل یا صرف فصل سے۔ رسم تام جنس قریب اور خاصہ سے اور رسم ناقص جنس بعید اور خاصہ سے مرکب ہوتی ہے مگر حیوان اور انسان میں آپ فصل نہیں مانتے پس اکیلے جسم سے آپ انسان کی تعریف کیونکر کر سکتے ہیں۔ اگر کہیں کہ اس میں روح ناطق جو ہے جس سے ہم انسان کو دیگر حیوانات سے فصل کرتے ہیں مگر آپ تو دیگر حیوانات میں بھی بسبب معتقد ہونے تناسخ کے روح ناطق مانتے ہیں پھر وہ دونو میں فصل کس طرح ٹھہری۔ پس لاریب آپ کو ماننا پڑیگا کہ انسان اور حیوان کی ماہیت میں کسی قسم کا فرق نہیں بلکہ اُن کی ماہیت ایک ہی ہے۔ (باقی آیندہ)

راقم یوحنا خاں از سہارنپور

رسید زر

مسٹر جیمس ڈیوڈ	۱۹۰۷ء	عہ
پادری ڈھڈ گالڈ سموی	؍	عہ ۱۲؍

ایک سرگرم انٹرنس پاس مسیحی استاد کی ضرورت ہی جو لوئر پرائمری اور مڈل میں انگریزی اور ریاضی کی تعلیم دیسکے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔

پادری وی۔ ڈبلیو۔ کے ٹرینر صاحب سی۔ ایم۔ ایس آگرہ کے نام۔ درخواستیں۔ آدیں۔

نوٹس

مشن ہائی سکول انبالہ شہر کے لئے ایک انگلش ماسٹر کی ضرورت ہے جو مسیحی ہو اور کم از کم انٹرنس پاس شدہ ہو تنخواہ پچیس روپے ماہوار ہوگی مکان کا کرایہ تین روپیہ سے چار روپے ماہوار تک دیا جائیگا۔ اچھا کام کرنے کی صورت میں ترقی کی امید دلائی جاتی ہے امیدوار اپنی درخواستیں ہیڈ صاحب مشن ہائی سکول انبالہ شہر کی خدمت میں بھیجیں۔

ضرورت

سکاچ مشن مڈل سکول ڈنگہ ضلع گجرات کے لئے عیسائی ہیڈ ماسٹر تنخواہ ساٹھ روپیہ اور ایک غیر عیسائی سیکنڈ ماسٹر فسٹ گریڈ جونیئر تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار درکار ہے۔

جملہ درخواستیں مجھ مشتہر کے پاس آنی چاہئیں۔

المشتہر

منیجر مشن سکولس ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب

ضرورت

انگریزی دفتر کے لئے ایک کلرک کی ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ [illegible] روپیہ ماہوار اور مکان مفت شادی شدہ درخواست کنندہ کو ترجیح دی جائیگی اور اگر اس کی بیوی لڑکیوں کے پرائمری سکول میں صرف ایک گھنٹہ روز پڑھائیگی تو دس روپیہ ماہوار تنخواہ دیجائیگی۔ معہ نقول اسناد ذیل کے پتہ پر درخواستیں آدیں۔

المشتہر

دی منیجر مجھولی راج ضلع گورکھپور

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو اور انگریزی زبان میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے۔ اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی عملی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں۔ اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے۔

شرح چندہ کی حسب ذیل ہی

عوام سے	ٹکا	سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	[illegible]	"
" پچیس " "	[illegible]	"
" پندرہ " "	۱۲ر	"
ادنیٰ ترین نرخ	۱۲ر	"

نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔ کل درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں

المشتہر

پروفیسر بی۔ ایچ ایڈورڈز الہ آباد

پریسبٹیرین بیواؤں ویتامیٰ کا فنڈ

یہ فنڈ سنہ [illegible]ء میں قایم ہوا ہے۔ تین سو سے زیادہ اشخاص اس فنڈ میں شریک ہو چکے ہیں۔ ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۲۵ بیوگان اور خاندانوں کو ۷۵ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دی گئی ہے۔ یہ رقم اُس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کئی اور اس قسم کے فنڈوں سے بہت ارزان ہے۔ ہندوستان کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے۔ مردوں کو پیرانہ سالی میں اور مستورات کو بیوگی حالت میں اور بچوں کو یتیمی میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے۔

المشتہر

پادری والٹر جے کلارک صاحب ایم اے منیجنگ ڈائرکٹر۔ نولکھا۔ لاہور

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۱۲ر معہ ضمیمہ ۳
" معہ محصول ڈاک " ۳ر " ۳ ۱۲ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ؎

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸ر	۱۲ر	ے
چوتھائی کالم	۱۲ر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	۱۲ عہ
پورا کالم	عہ	۱۲ عہ	ہہ
پورا صفحہ	ہہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر ما بعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ؎

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ؎

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول۔ عہ ر

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول مع محصول ۱۲ عہ ر

قیمت آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول ۱۰ ر

بجلی کے ساتھ کمزور اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنے ہاتھوں سے اپنی طاقت کو ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے اس برے فعل سے آدمی کے پٹھوں کی طاقت ماری جاتی ہے اور بدن میں چستی نہیں رہتی ہے۔ پٹھے اور رگیں کمزور ہو گئے اس برے فعل سے آدمی کے پٹھوں کی طاقت ماری جاتی ہے اور بدن میں چستی نہیں رہتی ہے۔ پٹھے اور رگیں کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور انسان اولاد پیدا کرنے کے لائق نہیں رہتا ہے یہ برا کام آدمی کو اس قدر شرمندگی دلاتا ہے کہ جس سے کئی بزدل خودکشی کر لیتے ہیں۔ اس خراب کام سے دل دماغ جگر گردہ مثانہ خزانہ سب کے سب ضعیف ہو جاتے ہیں۔ دہات کا اخراج شروع ہو جاتا ہے دل کمزور ہو کر دھڑکنے لگ جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے۔ ضعف دماغ سے سر میں چکر آنے لگتے ہیں بات کو بھول جاتا ہے۔ آنکھوں کی کمزوری چربی کی کمی اور بدن اس قدر ضعیف ہو جاتا ہے کہ ذرا سی آواز سے دل دہل جاتا ہے۔ انسان حیران پریشان اکثر رہا کرتا ہے۔ معدہ اور آنتوں کی کمزوری سے بدہضمی دائمی اور قبض کی شکایت اکثر رہا کرتی ہے۔ غرضیکہ اس نامراد علت سے وہ مصیبتیں پیش آتی ہیں جن کو بیچارہ دیکھا ہی جانتا ہے۔ ایسی ردی حالت دیکھکر حال کے داناؤں نے اس مرض کا سب سے اعلیٰ علاج بجلی کے ذریعہ کیا ہے بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس جاتی ہے اور جاتے ہی اسکو گرم اور ہشیار کر دیتی ہے۔ ہم نے بھی دہی بجلی منگوائی ہے اور عرصہ ۲ سال سے بیماروں کا علاج کرتے ہیں تین ہزار کے قریب بیماروں کا علاج کر چکے ہیں ؎

مجھے اس علاج سے بہتر اور کوئی علاج خیال نہیں کیا۔ جو لوگ یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے واسطے برقی سٹ مکمل بھیجا جاتا ہے۔ جو بجلی کا سا ہی کام دیتا ہے۔ اور اس سے رگوں کا سرد پانی نکل جاتا ہے پھر ایک، اور طلا نمبر ۲ لگایا جاتا ہے۔ جس سے پٹھے موٹے اور سخت ہو جاتے ہیں۔ اور ایک شیشی مقناطیسی گولیوں کی ساتھ ہی ہوا کرتی ہے۔ اس کے کھانے سے بہت باہ پیدا ہوتی ہے۔ سارے برقی سٹ کی قیمت جس میں برقی طلاء ۱ طلاء ۲ مالش کرنے والا اور حبوب برقی مقناطیسی تینوں چیزیں معہ ترکیب استعمال ہے ۳ر تین روپیہ آٹھ آنے میں ملتی ہیں۔ جو آدمی ہم کو اپنے پاس بلا کر علاج کراوے وہ سیکنڈ کلاس ریلوے گاڑی کا کرایہ معہ فیس فی کس صہ پانچ روپیہ روزانہ ارسال کر دے۔ ہم ۲۴ گھنٹے کے اندر علاج کر کے واپس آجاوینگے جو آدمی دبلے پتلے اور کمزور ہیں وہ بجلی لگوانے سے پہلے ایک ڈبیہ مومیائی ضرور ہی کھا لیں۔ تاکہ چربی اور طاقت بڑھ جاوے اور جلد فائدہ حاصل ہو قیمت فی ڈبیہ ایک چھٹانک مومیائی ۱۲ ے ر ایک روپیہ بارہ آنے معہ محصول ؎

نوٹ

آج کل ہماری دیکھا دیکھی بہت سے لوگوں نے "بجلی کا سفوف" برقی گولیاں وغیرہ اشتہار دینا شروع کر دیا ہے ان کے دھوکے سے بچنا چاہئے ؎

طبی اخبار سورج پرکاش کا نمونہ مفت دیا جاتا ہے ؎

باہر سے آنے والے اصحاب کی رہائش کا خاطر خواہ انتظام کیا جاتا ہے ؎

المشتہر ——————— تھا

فتح چند حکیم عمدۃ الحکماء سند یافتہ مالک سورج پرکاش میڈیکل ہال امرتسر پنجاب

پادری ایچ گولکناتھ صاحب بی۔ اے اڈیٹر و منیجر نورافشان ساکن پہلور کے لئے لودیانہ مشن سٹیم پریس میں زیر اہتمام دائیلی برادر کے چھپا